© rasailojaraid.com

پہلے اپنے رفقا کو بڑی آسانی کے ساتھ حالات سے آگاہ کیا جا سکتا تھا لیکن اب جبکہ جماعتی رشتہ بالکل ٹوٹ گیا ہے تو ہمیں اس کے علاوہ کوئی چارۂ کار نظر نہیں آتا کہ ہم ترجمان کے ذریعہ اپنے دوستوں اور بزرگوں کو اصل صورتِ حال سے آگاہ کریں۔

اس اشاعت سے ترجمان القرآن کی جلد ۵۲ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ ہمیں الفاظ نہیں ملتے جن سے ہم اپنے خالق اور مالک کی بے پایاں رحمتوں اور نوازشوں کا شکریہ ادا کریں۔ ہم اُس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں کہ اس نے ہمارے راستے کی دشواریوں اور مشکلات کو آسان فرمایا اور ہمیں توفیق بخشی کہ ہم دینِ حق کی اس کمزور اور نحیف لَو کو مخالفت کے طوفانوں اور مخاصمتوں کی فتنہ سامانیوں کے علی الرغم ابھی تک زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ محض اُس مالک الملک کی کرم نوازی کا اعجاز ہے کہ یہ پرچہ وسائل و اسباب کی شدید کمی کے باوجود اپنے نصب العین کے پیش نظر حوادثِ روزگار کے مواج سمندر میں چٹان کی طرح استقلال کے ساتھ کھڑا رہا۔ کبھی کبھی اس سمندر کی اُبھرتی ہوئی کف بدہن موجوں نے چند ایک سیر لمحوں کے لیے اسے دنیا کی نظروں سے اوجھل بھی کر دیا، لیکن یہ بہت جلد پھر اُبھر آیا۔ اس میں ہماری کوششوں کا کوئی معمولی سے معمولی بھی دخل نہیں یہ محض خالق کا فضل ہے اور ہم اس کے حضور میں سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں۔

"دعوتِ دین" بظاہر تو صرف دو سادہ سے الفاظ کا مرکب ہے لیکن اگر اس کے پورے مضمرات پر غور کیا جائے تو معلوم ہو گا یہ دراصل پوری دنیا کے خلاف محض خدا کی رضا جوئی کے لیے ایک دعوتِ مبارزت ہے۔ اس جنگ کا پہلا محاذ خود انسان کو اپنی ذات کے خلاف قائم کرنا پڑتا ہے۔ الحاد و زندقہ کے اس دور میں جس میں مادیت نے قدم قدم پر دام تزویر بچھا رکھا ہے کسی شخص کا دین کی خدمت کے لیے نکلنا بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔ اوّل تو ذہن اس کام کے لیے تیار ہی نہیں ہوتا اور اگر اُسے جوں توں کر کے تیار بھی کر لیا جائے تو پھر دل ساتھ نہیں دیتا۔ انسان

© rasailojaraid.com